

(۱۵۹)

جو شخص بدنامی کی جگہوں پر اپنے کو لے جائے تو پھر اسے برانہ کہے  
جو اس سے بدظن ہو۔

(۱۶۰)

جو اقتدار حاصل کر لیتا ہے جانبداری کرنے ہی لگتا ہے۔

(۱۶۱)

جو خود رائی سے کام لے گا وہ تباہ و برباد ہو گا، اور جو  
دوسروں سے مشورہ لے گا وہ ان کی عقلوں میں شریک  
ہو جائے گا۔

(۱۶۲)

جو اپنے راز کو چھپائے رہے گا اسے پورا قابو رہے گا۔

(۱۶۳)

فقیری سب سے بڑی موت ہے۔

(۱۶۴)

جو ایسے کا حق ادا کرے کہ جو اس کا حق ادا نہ کرتا ہو تو وہ اس کی  
پرستش کرتا ہے۔

(۱۶۵)

خالق کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں ہے۔

(۱۶۶)

اگر کوئی شخص اپنے حق میں دیر کرے تو اس پر عیب نہیں لگایا  
جا سکتا، بلکہ عیب کی بات یہ ہے کہ انسان دوسرے کے حق پر  
چھاپا مارے۔

(۱۵۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ وَضَعَ نَفْسَهُ مَوَاضِعَ التُّهْمَةِ فَلَا  
يَلُومَنَّ مَنْ أَسَاءَ بِهِ الظَّنَّ.

(۱۶۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ مَلَكَ اسْتَأْثَرَ.

(۱۶۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ اسْتَبَدَّ بِرَأْيِهِ هَلَكَ، وَ مَنْ  
شَاوَرَ الرِّجَالَ شَارَكَهَا فِي  
عُقُولِهَا.

(۱۶۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ كَتَمَ سِرَّهُ كَانَتْ الْخَيْرَةُ بِيَدِهِ.

(۱۶۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْفَقْرُ الْمَوْتُ الْأَكْبَرُ.

(۱۶۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ قَضَى حَقَّ مَنْ لَا يَقْضِي حَقَّهُ  
فَقَدْ عَبَدَهُ.

(۱۶۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ.

(۱۶۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يُعَابُ الْمَرْءُ بِتَأْخِيرِ حَقِّهِ،  
إِنَّمَا يُعَابُ مَنْ أَخَذَ مَا  
لَيْسَ لَهُ.

(۱۶۷)

خود پسندی ترقی سے مانع ہوتی ہے۔

(۱۶۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْإِعْجَابُ يَمْنَعُ مِنَ الْإِزْدِيَادِ.

جو شخص جو یائے کمال ہوتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ ابھی وہ کمال سے عاری ہے، اس سے منزل کمال پر فائز ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے۔ لیکن جو شخص اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ وہ تمام کمال ترقی کے مدارج طے کر چکا ہے وہ حصول کمال کیلئے سعی و طلب کی ضرورت محسوس نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ بزعم خود کمال کی تمام منزلیں ختم کر چکا ہے اب اسے کوئی منزل نظر ہی نہیں آتی کہ اس کیلئے تنگ و دو کرے چنانچہ یہ خود پسند و بر خود غلط انسان ہمیشہ کمال سے محروم ہی رہے گا۔ اور یہ خود پسندی اس کیلئے ترقی کی راہیں مسدود کر دے گی۔

☆☆☆☆☆

(۱۶۸)

آخرت کا مرحلہ قریب اور (دنیا میں) باہمی رفاقت کی مدت کم ہے۔

(۱۶۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْأَمْرُ قَرِيبٌ وَ الْإِصْطِحَابُ قَلِيلٌ.

(۱۶۹)

آنکھ والے کیلئے صبح روشن ہو چکی ہے۔

(۱۶۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَدْ أَضَاءَ الصُّبْحُ لِذِمِّي عَيْنَيْنِ.

(۱۷۰)

ترک گناہ کی منزل بعد میں مدد مانگنے سے آسان ہے۔

(۱۷۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

تَرَكَ الذَّنْبَ أَهْوَنُ مِنْ طَلَبِ الْمَعُونَةِ.

اول مرتبہ میں گناہ سے باز رہنا اتنا مشکل نہیں ہوتا، جتنا گناہ سے مانوس اور اس کی لذت سے آشنا ہونے کے بعد۔ کیونکہ انسان جس چیز کا خوگر ہو جاتا ہے اس کے بجالانے میں طبیعت پر بار محسوس نہیں کرتا، لیکن اسے چھوڑنے میں لوہے لگ جاتے ہیں اور جوں جوں عادت پختہ ہوتی جاتی ہے ضمیر کی آواز کمزور پڑ جاتی ہے اور توبہ میں دشواریاں حامل ہو جاتی ہیں۔ لہذا یہ کہہ کر دل کو ڈھارس دیتے رہنا کہ ”پھر توبہ کر لیں گے“، اکثر بے نتیجہ ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ جب ابتدا میں گناہ سے دستبردار ہونے میں دشواری محسوس ہو رہی ہے تو گناہ کی مدت کو بڑھالے جانے کے بعد توبہ دشوار تر ہو جائے گی۔

☆☆☆☆☆